120018 ـ رخصتی كے بعد خاوند نے طلاق دے دی ليكن عورت ابھی تك كنواری ہے كيا اس كی عدت ہو گی ؟

سوال

ايك شخص كے ساتھ ايك برس تك عقد نكاح رہا اور سال بعد رخصتی ہوئی تو ميں اس شخص كے ساتھ ايك ہفتہ تك رہی، اس نے مجھے طلاق دے دی ليكن ميں ابھی تك كنواری ہوں، مجھے علم ہوا كہ ميری كوئی عدت نہيں، اور اب طلاق كو بھی پانچ برس ہو چكے ہيں ابھی تك ميری شادی نہيں ہوئی، اب سنا ہے كہ مجھے عدت ضرور گزارنا ہو گی كيا يہ بات صحيح ہے، برائے مہربانی ميرے معاملہ كے بارہ ميں تفصيلی معلومات فراہم كريں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اہل علم اس پر متفق ہيں كہ عدت اسی صورت ميں ہو گی جب خاوند اپنی بيوی سے وطئي يعنی ہم بستری اور مجامعت كرے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اے ايمان والو جب تم مومن عورتوں سے نكاح كرو اور انہيں چھونے (جماع كرنے) سے قبل ہی طلاق دے دو تو تمہارے ليے ان پر كوئی عدت نہيں جسے تم شمار كرو الاحزاب (49).

فقہاء كرام كا اتفاق ہے كہ اس آيت ميں چھونے سے مراد جماع ہے اور بطور كنايہ چھونا كہا گيا ہے.

اسی آيت كی بنا پر فقہاء اس پر بھی متفق ہيں كہ اگر كوئی شخص عقد نكاح كے بعد اس سے خلوت اور دخول كرنے سے قبل اسے طلاق دے دے تو بھی كوئی عدت نہيں ہوگی.

ابو بكر ابن العربی رحمہ اللہ " احكام القرآن " ميں رقمطراز ہيں:

" يہ آيت نص ہے كہ دخول سے قبل طلاق دی جائے تو كوئی عدت نہيں ہوگی، اور اسی آيت كی بنا پر امت كا اس پر اجماع ہے، اور اس پر بھی اجماع ہے كہ اگر خاوند نے بيوی سے جماع كر ليا تو اس پر عدت ہو گی؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

یہ طلاق (رجعی) دو بار ہے، پھر یا تو اچھے طریقہ سے رکھ لینا ہے، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہےالبقرة (229).

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے وقت طلاق دو اور عدت شمار کرو الطلاق (1). انتہی

اس میں اہل علم کا اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص بیوی سے خلوت کر کے طلاق دے تو جمہور فقہاء احناف مالکیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ اسے عدت گزارنا ہوگی؛ کیونکہ خلوت دخول کے قائم مقام ٹھرتی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اہل علم کے مابین اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ چھونے یعنی مباشرت کے بعد طلاق دینے سے عدت واجب ہوتی ہے؛ لیکن اگر کسی شخص نے خلوت تو كي ليكن اس سے ہم بستری نہیں کی اور طلاق دے دی تو امام احمد رحمہ اللہ کا مسلك يہی ہے کہ اس پر عدت واجب ہوگی، اور خلفاء راشدین اور زید اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم سے یہ بھی یہی مروی ہے، اور عروۃ علی بن حسین اور عطاء اور زہری اور ثوری اور اسحاق اور اصحاب الرائے کا بھی یہی قول ہے، اور شافعیہ کا بھی ایك قدیم قول یہی ہے.

اس کی دلیل صحابہ کرام کا اجماع ہے؛ جسے امام احمد رحمہ اللہ اور اثرم نے اپنی سند کے ساتھ زرارۃ بن اوفی سے روایت کیا ہے کہ:

" خلفاء راشدین کا یہ فیصلہ ہے کہ جس نے بھی پردہ گرا لیا، یا دروازہ بند کر لیا تو مہر واجب ہو جائیگا، اور عدت واجب ہو جائیگی "

اور اثرم نے احنف سے بھی درج ذیل روایت بیان کی ہے:

عن عمر و علی و عن سعید بن المسیب عن عمر و زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہم "

یہ فیصلے مشہور ہیں اور کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا اس طرح یہ اجماع بن گیا، امام احمد رحمہ اللہ نے اس کے خلاف روایت کو ضعیف قرار دیا ہے " انتہی بتصرف و اختصار

دیکھیں: المغنی (8 / 80).

اور الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

حنفيہ مالكيہ اور حنابلہ كہتے ہيں كہ صحيح نكاح كى صورت ميں صحيح خلوت ہو جائے تو طلاق كى صورت ميں عدت واجب ہو گى....

اور مالكيہ كے ہاں صحيح خلوت كى حالت ميں عدت واجب ہو جائيگى چاہے خاوند اور بيوى وطئي سے انكار بھى كرتے ہوں؛ كيونكہ عدت تو اللہ سبحانہ و تعالى كا حق ہے، اور يہ حق ان دونوں كے وطئ كے انكار سے ساقط نہيں ہوگا " انتہى مختصرا

ديكھيں: الموسوعة الفقهية (19 / 273).

اس بنا پر آپ كا رخصتى كے بعد اپنے خاوند كے پاس دو ہفتے تك رہنا جمہور علماء كرام كے ہاں يقينى خلوت كا باعث ہے اور اس سے عدت واجب ہوگى، اور آپ نے عدت بسر نہ كر كے غلطى كا ارتكاب كيا ہے، اب عدت فوت ہو جانے كى بنا پر آپ كے ذمہ كچھ لازم نہيں آتا.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كا كہنا ہے:

" ليكن اگر عورت نے جہالت كى بنا پر عدت ترك كر دى يا عدت بسر ہى نہ كى تو اس پر كوئى چيز لازم نہيں آئيگى، اور عدت كا عرصہ ختم ہونے پر عدت ختم ہو جائيگى " انتہى

ديكھيں: اللقاء الشہرى (77 / 21).

واللہ اعلم .